

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِشَيْئِكُمْ لَذَكِي شَعْرٍ

وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِشَيْئِكُمْ لَذَكِي شَعْرٍ

وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِشَيْئِكُمْ لَذَكِي شَعْرٍ

کچھ ایسے سو گئے ہیں جیسے یہ ہم وطن
یا بد زبان دکھا۔ تمہیں یا میں وہ بدگماں
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
اے ہوش و عقل دانو یہ جستہ کا ہے مقام
اے لوگو عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو غف مرغ و خیال فنا نہیں

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آ زمانے دلے یہ نسخہ بھی آفزا

طبعی زبان شوق و محبت
نورانی سرسبز گیت کی تو دیکھ

نورانی سرسبز گیت کی تو دیکھ
طبعی زبان شوق و محبت

۱۹۵۷ء

احمدی جنتی

ریجنل پاکستان

ہے کیا کمر سے زور آدا
انہی کی روح ایسی اتنی تو دیکھ

تو دیکھ کچھ ہے کیا منہت اُسے
درا پاؤں تو دیکھ

بعہد سادات مبارک

عالم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصالح الموعودہ الحاج میر بشیر الدین محمد احمد علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ بجزائہ

عاصی مرادپاسا عاصی محمدی امین تاجر کتب آف دیان۔ طہ البجرت ربوہ۔ پاکستان

احمدی جنتی کا چالیسواں سال

1133

زمانہ قبل از دعویٰ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مقدس کلمات حضرت سید محمد علیہ السلام

ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو پالیں برس بے بیکسی اور پریشانی اور قہمی میں بسر کیا تھا۔ کسی غمخیز یا تسریبی نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویش اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغیر سنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش کو رتوں کے حوالہ کیا گیا اور اس بیکسی اور غریبی کی حالت میں اس سید الانام نے شیر خوارگی کے دن پودے سکئے۔ اور جب کچھ سن تیز پہنچا تو یتیم اور بکس بچوں کی طرح جو کما دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا ان بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اس مخدوم الامین کے سپرد کی اور اس بھگی کے دلوں میں بجز ادنیٰ قسم کے ان جوں یا بکریوں کے دودھ کے اور کوئی خزانہ تھی جیب سن بلوغ پہنچا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے لئے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اول درجہ کے حسن جمال کے کچھ فکر نہیں کی۔ بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی۔ یہ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس جیسے موجود تھے۔ اور بالخصوص ابوطالب رئیس مکہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے اور دینی و جاہ و حشمت و دولت و مقدرت بہت کچھ رکھتے تھے۔ مگر باوجود ان لوگوں کا ایسی اہل نہ حالت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ آیام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے مرسامانی سے گزرے۔ یہاں تک کہ جنگی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی۔ اور اس دردناک حالت کو دیکھ کر کسی کے تسو جارجی نہیں ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال نہ کیا کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں۔ شادی وغیرہ امور ضروریہ کیلئے کچھ فکر کریں۔ حالانکہ ان کے گھر میں اور ان کے دوسرے اقارب میں بھی مردکیاں تھیں۔ سو اس جگہ باطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سردہری ان لوگوں نے ہمارے سید مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہ ایک یتیم لڑکے جیسا کہ بات مان سے بے سام ہے جس کے پاس کسی ختم کی جمعیت نہیں۔ نادار ہے جسے ہاتھ پتے کچھ بھی نہیں۔ ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اس کو اپنا داماد بنانا تو کیا اپنی لڑکی کو بتا ہی میں ڈالنا ہے۔ مگر اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیا دی جائیگی۔ (ازالہ اہام حاشیہ ص ۲۲۲)

مقائس کلام حضرت شیخ نووود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں اُغل ہو جائے شریکِ معتبہ ہوگا۔
دوم۔ یکے بھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و خور اور ظلم اور دینیت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں

سے بچتا رہیگا اور نعمانی جویشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیا ہی جذبہ پیش آئے *
 سومریہ کہ بلا غمہ بوقت نماز موافق حکم خدا در رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تنہا کے پڑھنے اور

اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دودھ پھینچنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کر چکا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے اسماؤں میں یاد کر کے اس کی حمد اور تہنیت کو اپنا درد بناسیکھا۔

پھر امام۔ یہ کہ عام خلق اللہ کے عوام اور مسلمانوں کو خود سنا اپنے نفسانی جوڑشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دینا
نہ زبان سے نہ لہجہ سے نہ کسی اور طرح سے +

پہنچا۔ یہ کہ سہر حال رنج و راحۃ، غم اور کُسر اور نغمۃ اور بلا میں خدا کو اتنی اُسی کے ساتھ و غاوار کی کہ بچا اور بہر حال سے
مطابق بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک فلت اور دُکھ کے قبول کہ نے کیسے اُس کی راہ میں تیار ہوگا اور کسی مصیبت
کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا :

قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسولؐ کو اپنی رائے میں دستور العمل قرار دینا :-

ہفتم۔ یہ کہ تبرہ اور نخت کہ بکلی چھوڑ دیا اور فروتنی اور عاجزی اور خور و غلجی اور علمی اور کینی سے زندگی بسر کیا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی دلدادہ اور اپنے ہر ایک عزیز سے یاد

نہم۔ یہ کہ عام غلطی اللہ کی عہد دی میں محض اللہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک پس حل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور مقولہ سے بنی نوع کہ فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لفظ باقرار طاعت و معرفت باندھ کر اسپر تادقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اسکی نظیر نبوی شریف علیہ السلام اور تمام خاندانہ انوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کا بیان !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی مجلس شادیت کی درخواست پر جو ۱۶ مئی ۱۹۵۳ء کو روہ میں منعقد ہوئی تھی، ایک بیان جاری کیا جو جاکمکل متن مبرج ذیل ہے

ہمارے عقائد

ہم اس دنیا کا بادشاہ قادر مطلق لائق فی اور لائق فی اللہ تعالیٰ کہ سمجھتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ صرف اسلام اللہ تعالیٰ کا سچا دین ہے۔ اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ اور اس میں فرشتوں، آسمانی صحیفوں، بعثت انبیاء، بعثت بعد الموت اور تقدیر خیر و شر کا ہمیں طرح ذکر آیا ہے، وہ سب حق اور درست ہے۔ اور ہم اس پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سرور سمجھتے ہیں۔ اور خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ آپ پر نازل شدہ شریعت بھی فیضان انسان کے لئے آخری شریعت ہے۔ جسے کوئی انسان تبدیل ہی نہیں سکتا بلکہ خود بخود خاتم النبیین نے ہی اسے تبدیل نہ کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ شریعت محمدی کا کوئی حکم قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا۔ اور اس کا ہر حکم جزائے ثواب اور عذاب کے مطابق قیامت تک قابل عمل رہے گا۔

قرآن مجید کے بعد ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اور احادیث صحیحہ کی پابندی اپنے ادب و لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس سے ذرا بھی انحراف کو گناہ سمجھتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کو تعلیم قرآنی اور اخلاق محمدی کے مطابق ایک اعلیٰ سواہ سمجھتے ہیں۔ جو شخص ان کے طریق سے منحرف ہوتا ہے۔ وہ ضلالت سے محفوظ ہوتا ہے۔

ہم وہی نماز پڑھتے ہیں اور وہی روزے رکھتے ہیں اور وہی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ وہی حج ادا کرتے ہیں۔ اور اسی قبلہ کو تمام مسلمانوں کا مرکز و ماخذ سمجھتے ہیں۔ جو قرآن مجید، سنت رسول و احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ سے ثابت ہے۔ ہم خود بھی امت محمدیہ میں شامل ہیں اور سلسلہ احمدیہ کے بانی بھی اس امت میں شامل تھے۔ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے، اور ہم احمدی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ جو شخص ایسا نہ کرے ہمارے عقیدے میں قرآنی تعلیم کے خلاف عمل کرنے والا اور اسلام سے انکار کرنے والا ہے۔

ہم ہر کلمہ گو کو امت محمدیہ کا جزو قرار دیتے ہیں !

ہم ہر اس شخص کو امت محمدیہ کا جزو قرار دیتے ہیں جو کاہلیہ پڑھتا ہے اور کعبہ مکرمہ کی طرف

رُخ کر کے غار پڑھتا ہے۔ ہم تمام بنی نوع انسان کی بھروسہ اور خدمت کو اور خصوصاً تمام مسلمانوں کی بھروسہ اور خدمت کو خواہ وہ کسی ملک میں رہتے ہوں یا کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہم اس پر ہمیشہ عمل کرتے آئے ہیں اور ہمیشہ عمل کرتے رہیں گے۔ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ سب انسانوں سے عموماً اور تمام مسلمانوں سے خصوصاً خوشگوار اور روادارانہ تعلقات رکھیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور ہر قسم کے فتنے سے بچیں گے اور کوشش کریں گے کہ ہماری کسی غلطی کی وجہ سے طبلۂ فتنہ میں اشتعال پیدا نہ ہو۔

جماعت احمدیہ سیاسی جماعت نہیں ہے

ہم سیاسی جماعت نہیں اور من حیث الجماعت سیاست سے بچے رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم خدائے سے دعا کرتے ہیں کہ من حیث الجماعت وہ ہمیں ان امور سے بچائے رکھے تاکہ اس دور میں جبکہ عام طور پر دنیا دین کو چھوڑ رہی ہے، ہمیں اسلام کی خدمت کی توفیق ملتی رہے اور غیر مسلم اقوام کو اسلام کی طرف لانے کا کام ہم سرانجام پاتا ہے۔

حکومت اور ملک کو مضبوط کرنا ہمارا اصول ہے

جماعت احمدیہ کا اصول ہے کہ حکومت اور ملک کو مضبوط کیا جائے اور مسلمانوں کے حقوق میں مداخلت اور بیگانگی پیدا کی جائے۔ . . . قرار داد مقام مذمتیہ دستور اساسی پاکستان یا تفصیلات دستور اساسی پاکستان میں جو اساسی اصول منظور ہو چکے ہیں یا ہوں، انکو نظر انداز کئے بغیر ہم سمجھتے ہیں کہ ان دونوں ملک میں جس قسم کی تشویش و آشوبش پیدا کر دی گئی ہے، اسے دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسا اقدام اٹھائے جو طبیعتوں میں سکون پیدا کرنے اور اشتعال ٹھنڈا کرنے میں مدد ہو۔

تحریر و تقریر میں انتہائی نرمی اختیار کی جائے

پس ہم جماعت احمدیہ افراد جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (۱) جماعتی جلسوں کو اپنی مساجد یا اپنے محل یا کرایہ پر لئے ہوئے محل یا اپنے پرائیویٹ احاطوں یا کرایہ پر لئے ہوئے احاطوں تک محدود رکھیں تاکہ کسی قسم کے اشتعال کا موقع پیدا نہ ہو۔ (۲) جہاں جگہ جلسوں کی ضرورت پیش آجائے (اور انکو حکام کی طرف سے اجازت کی ضرورت ہو اور اجازت مل جائے) تو ایسے جلسوں میں قنارۃ عقائد کو زیر بحث نہ لایا جائے۔ اور کسی ایسے طریق کو روانہ نہ رکھا جائے جسکے نتیجے میں فتنہ اور اشتعال پیدا ہو نیکا اندیشہ ہو۔ بلکہ تمام مواقع پر تقریر و تحریر میں انتہائی نرمی اور شفقت اختیار کی جائے، اور اعلیٰ اخلاق، شرافت، مردت، رواداری اور بہت کے طریق کو مد نظر رکھتے ہوئے خیالات کا اظہار کیا جائے۔

سچا مذہب صرف اسلام ہے

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدائے الٰہی کا سب سے بڑا نبی اور سب سے پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کیونکہ دوسرے نبیوں کی استیں ایک تکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں۔ مگر یہ امت ہمیشہ خدائے الٰہی سے تازہ و تازہ نشان پاتی ہے۔ لہذا اس امت میں اکثر عارف پائے جاتے ہیں کہ جو خدائے الٰہی پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اسی کو دیکھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں کو خدائے الٰہی کی نسبت بے یقین نصیب نہیں۔ لہذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصوں کے رنگ میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دیکھیں کہ خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہذا معائنہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے۔ جس کی نبوت ہمیشہ عالموں کو تازہ ثبوت دکھائی رہتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اس کمال سے مراتب عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدائے الٰہی کو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ خدائے الٰہی نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے۔ اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے۔ دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس وہ کو نشانوں کو دیکھ سکتا ہے۔ گو وہ عیسائی ہو۔ یا یہودی۔ یا آریہ۔ یہ سب برکات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ (کنز الدقائق ص ۱۳)

کبھی خطانہ ہونے والا نسخہ!

انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے۔ جس کو سورہ فاتحہ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ (اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا نام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت۔ ہر زمانہ اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اسکی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح رت لینا اصل مقصد نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان کو ان کا بنانے کا ایک کارگزار کہ جس نے ہر نبی والا نسخہ ہے (الحکم ص ۱۳)

بہارِ نوح کلام حضرت امام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

رنج و محن کے قبضہ میں آیا ہوا ہوں میں
کس ابتلا میں مائے ہوا مبتلا ہوں میں
کہتا ہوں تم کو سچ بہت تنہا ہوں میں
دینِ محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں
بُکلا تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں میں
ہاں کیوں نہ ہو کہ خاکِ درِ مصطفیٰ ہوں میں
جب جان و دل سے مستعد میرزا ہوں میں
چاروں طرف فنا دہ پڑے دیکھتا ہوں میں
حالت پہ اپنی قوم کے یوں پٹیتا ہوں میں
علمِ دور کرنے کے لئے گوہن رہا ہوں میں
تم جانتے ہو اس سے بھی اب توجہا ہوں میں
ورنہ مری باطل ہے کیا اور کیا ہوں میں
یہ عہد ذاتِ باری سے اب کچکا ہوں میں
جس سنگِ دل کے واسطے یاں مر رہا ہوں میں
اے قوم سن کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں
ایسا تپاں ہے سینہ کہ دل تک کہا ہے

مات سے پارہ ہائے جگر کھارہا ہوں میں
میری فکر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کدشالِ حصولِ مطلبِ دل میں ہوں ان قدر
کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
میں دور رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر
بیمارِ روح کے لئے خاکِ شفا ہوں میں
پھر کیوں نہ مجھ کو مذہبِ اسلام کا ہو فکر
دل اور جگر میں گھاؤ ہوئے جاتے ہیں کہ جب
مر گیا پس یہ پٹیتی ہے جیسے ماں کوئی
دل میرا ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہے خدا گواہ
تسکین دہ مرے لئے بس اک وجود تھا
برکت ہے سب کی سب اسی جانِ جہان کی
شیطان سے جنگ کرنے میں جان تک لڑا دینا
امنوس ہے کہ اس کو ذرا بھی خبر نہیں
کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری میں غسوق ہوں
کیا جانے تو کہ کیا مجھے اضطراب ہے

صدقتِ خلافتِ حقہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بنہ بیان حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ

ایک نکتہ قابلِ یاد سنا ہے دیتا ہوں کہ جس کے اختیار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔
وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔
ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ سال تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ سال کی عمر میں خلیفہ ہوئے تھے
یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص عملیت اور خاص بھلائی کیلئے کہی ہے۔ (خطبہ جمعہ بدھ ۲ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۹)

بیشکونی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔
 سو میں نے تیری نصرت کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور
 تیرے سفر کو (عجم و شیمارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت
 اور قرینت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور
 ظفر کی کاہل تجھے ملتی ہے۔ لئے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تھا وہ جو زندگی کے خوابوں میں،
 موت کے پیچھے سے بھارت پا دیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آ دیں۔ اور تا
 دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر غلام ہو۔ اور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ
 آجائے اور باطل اپنی تمام نوسنتوں کے ساتھ بھاگ جائے اور مالاوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں،
 جو چاہتا ہوں کہ تاسوں اور تادہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے
 وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ
 کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشان فی ملے اور مجرموں کی راہ غلام ہو جائے
 سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے
 ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے
 جو اس کے آئنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں
 آئے گا اور اپنے سچی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہنوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔
 وہ کلمہ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ مجید سے کھیا ہے۔ وہ سخت ذہین
 و فہیم ہوگا۔ اور دل کا علیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پوری جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔
 (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شبہ ہے مبارک و دشنبہ۔ فرزند دین گرامی ارشد۔ ہنگامہ
 الارل والاخر مقرر الحق والحق۔ مکان اللہ منزل من السماء۔ جب کا نزد بہت مبارک اور
 جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے غلے سے مسح
 کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی
 دستکاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیگی
 تب اپنے افضی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ مکان اہل مقبلا۔ (۱۸ تہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء)

تبلیغ کے چار سنہری گز!

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مظلہ العالی
منقول از اخبار آزاد و جوان مدراس

ایڈیٹر صاحب اخبار آزاد و جوان مدراس
اپنے اخبار کا تبلیغ غیر ملکی کر رہے ہیں۔ اور انہوں
نے مجھ سے بھی خواہش کی ہے کہ میں ان کے اس
خاص نمبر کے لئے ایک نوٹ لکھ کر ارسال کروں یہ
مختصر سا نوٹ اسی غرض کے لئے تحریر کر کے بھجوا
رہا ہوں۔ تاکہ مجھے بھی شرکت کا ثواب حاصل ہو۔
اور اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اس نوٹ کے ذریعے
تبلیغ کے مقدس کام میں لگے ہوئے اصحاب کیلئے
راہ نمائی کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔
جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے تبلیغ کے لغوی معنی
کسی بات یا پیغام کے پہنچانے کے ہیں۔ اور اصطلاحی
طور پر یہ لفظ اس شخص کے متعلق بولا جاتا ہے جو اپنے
عقائد کو صداقت اور راستی پر مبنی یقین کرتے ہوئے
دوسرے لوگوں کو ان باتوں اپنے خیالات پہنچاتا اور انہیں
اچانک بخیال بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ
ہر کوشش میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بعض ناص
گروہ کو کہتے ہیں۔ اور یہاں تک میں نے قرآن وحدیث
اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے معلوم کیا ہے
اسلام کی تبلیغ کے لئے چار سنہری گز ہیں جنہیں اختیار
کرنیے خدا کے فضل سے یقینی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔
پہلی بات یہ ہے کہ انسان جن خیالات

اور عقائد کی تبلیغ کرنا چاہے ان کے متعلق صحیح اور پختہ
معلومات حاصل کرے، اور محض سنی سنائی باتوں اور
کمزور حکایتوں پر اپنی تبلیغ کی بنیاد نہ رکھے۔ اس لئے
ضروری ہے کہ اسلام اور احمدیت کا مبلغ سب سے
پہلے اپنے آپ کو احمدیت اور اسلام کی صحیح اور مستند تعلیم سے
واقف کرے۔ اس کے بغیر تبلیغ کرنیوالا شخص قدم قدم
پر شکوک کا شکار اور بعض اوقات غلط عقائد کی اشاعت کا
موجب بھی بن جائے گا۔ اور خدائی نصرت سے بھی محروم
ہو گیا۔ اس زمانہ میں اسلام اور احمدیت کے متعلق صحیح اور
پختہ معلومات کا ذریعہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات ہیں اور حضرت
خلیفہ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات
میں پس ہر مبلغ اسلام اور مبلغ احمدیت کے لئے ضروری ہے
کہ وہ ان چاروں علوم کے منہوں سے پوری پوری واقفیت
حاصل کرے۔

تبلیغ کا دوسرا گز تبلیغ کے طریق سے تعلق رکھتا
ہے جس کیلئے قرآن شریف فرماتا ہے۔
أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالنُّعْظَةِ
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

یعنی اے مسلمانو! دوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہوئے
ایسے دلائل استعمال کیا کرو جن میں براہین عقیدہ کے

پہلی بات یہ ہے کہ انسان جن خیالات

علاوہ جذباتی پہلو اور دروند انداز پند و نصیحت کا خمیر بھی شامل ہو۔ اور پھر اس بات کی اضیاء رکھو کہ تبلیغ کرتے ہوئے کوئی کچی یا محض ذوقی بات نہ کہی جائے بلکہ صرف اس بات پر بنیاد رکھی جائے جو ہر لحاظ سے پختہ اور قابل اعتماد ہو۔ اور پھر اس اصولی ہدایت میں ہمتا یہ بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ تبلیغ کیلئے مجبور کرنا یا قوت دے سے کام لینا جائز نہیں۔ بلکہ مناسب اور دلکش طریق پر لوگوں کو حق و صداقت کی طرف بلانا چاہیے۔ یہ ایک ایسی سنہری ہدایت ہے کہ اگر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ اس کی نصیحت پر ہی پختہ طور پر قائم ہو جائے تو وہ انشاء اللہ عظیم الشان ثمر پیدا کر سکتی ہے۔ انکی تبلیغ میں اول حکمت ہو دوم موعظہ حسنہ ہو۔ سوم احسن دلائل پر بنیاد ہو اور چہارم ان کا جہاد دلائل دہلہ میں پڑھنی ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ اگتم تلوار کے زور سے ایک سنی کی ساری آبادی کا سر توڑ کر دو تو اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہارے ذریعہ ایک شکستہ ہوئی روح اسلام کی طرف ہدایت پا جاوے۔

تیسرے گمر یہ ہے کہ تبلیغ کے بغیر الہ اپنے تمام ادنیاءات کا خود بہترین نمونہ بنے۔ اور یہ نہ ہو کہ اس کا قول تو کچھ ہو اور اس کا عمل اس کے قول کے خلاف ہو۔ یقیناً کسی شخص کی تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے فعل کو اپنے قول کے مطابق بنا کر اپنے عقائد کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش نہیں کرتا۔ اسلئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ **لما تقولون۔ لا الا تعبدون۔** یعنی لے لوگو تم ان باتوں کی تلقین کرتے ہو جن پر تمہارا خود دل نہیں۔ اس ذریعہ سے تم دنیا میں کیا تبدیلی پیدا کر سکتے ہو؟ پھر پندرہویں ہے کہ ہر تبلیغ کے پہلے اپنے عقائد کا خود بہترین نمونہ بنے۔ وہ کہ

دوسرے گمر یہ کی تلقین کرتا ہے تو پہلے اپنے آپ کو خود کچھ ثابت کرے اور ہر قسم کے عارضی اور مصلحتی شرک سے مجتنب رہے۔ وہ اگر نماز روزہ کی نصیحت کرتا ہے تو سب سے پہلے خود نماز روزہ کا نمونہ پیش کرے۔ وہ اگر خلق اللہ کی عہد دہی کا وعظ کرتا ہے تو سب سے پہلے خود خلق خدا کی عہد دہی کا عملی نمونہ بنے۔ **وہ غیر خدا اللہ کے بغیر کوئی تبلیغ مومن نہیں ہو سکتا اور ایک نفاق سے بڑھ چڑھت نہیں ہو سکتی۔** تبلیغ کا آخری سمنہری گمر یہ ہے کہ ان میں تبدیلی کو تقاضا ہے اپنی تبلیغ کی کامیابی اور حق و صداقت کی اشاعت اور غلبہ کیلئے خدا سے دعا کی جائے۔ دعائیں بڑی بڑی برکتی بیڑی طاقت ہے لیکن ان کو جس کے اس زمانے کے مادہ پرست لوگ اور طاقت کو بھولے ہوئے ہیں۔ میں اگر وہ ایک عارفی ایمم سے تعمیر کر دے تو بیجا نہ ہو گا۔ حقیقت یہ ہے دعائیں کو ہم نے کئے اور بدی کو مٹانے اور خدا کے فضلوں کو کھینچنے اور اس کی شکر اللہ پرست بچانے کا ایک انتہائی طاقتور ذریعہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہمارے دوست جو اس وقت مختلف ملکوں میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں اور کچھ چار گروں چلا کر چکے اور انہیں اپنی زندگیوں کا مکمل بنام لگے تو انشاء اللہ انہیں حسب استعداد و ضرورت کامیابی ہوگی۔ اس وقت خلائی تقدیر اسلام کو پھیلانے میں ہر کار ہے اور اس کے فرشتے دن رات لوگوں کے دلوں میں ایک جھوکی کیفیت اور ایک نیاک تبدیلی پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کہا آج سے ۵۰ سال پہلے پہلے اسلام کو متعلق مغربی عالم کا جدید روح و تہذیب یعنی سائنس و تمدن کا تقاضا تھا اب یہ بدکردار دشمنی یعنی مضامین سے App کا رویہ بن گیا ہے۔ اور دلوں میں اب عظیم الشان تیز پیدا ہو رہا ہے۔ دنیا جانے یا نہ جانے یہ تقدیر اللہ کی ہے اور اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفا کو مقدمہ اور روحانی توبہ کا نتیجہ ہے۔ پس اس

(اور اللہ ہی سہی)

صورت کی خدمت تو حقیقتاً ایسا جملہ ہے جو کہ ہر ایک کے لئے ایک راہ و سند ہے۔ اسی درجہ

ہاء مسیحا

قاریہ دارالامان الیوم رز و شب ہنر بلایے دنی سے فکرت
 تہذیب کے پیر و پیغمبر سے یوں رہے بقیار جو ان کا شیر میں نظر ہو صید و غنیمت
 رفتہ رفتہ ہو گیا وہ ایک نصیر لاملح پیکر لانا و حشر نیم جان دنا تو ان
 شکل نصیری تھی تھا وہ بہت کا اسیر غصے جس پر کہ تھا پہونہ نا بھی کر ل
 یادہ اک خبر جو ان تھا پیکر حسن جمال
 یا ہوا پھر سو کہ کہ وہ ایک شہر استحوال
 گتے پڑے قندمیل پہنچا آخرش اور کیا حضرت یہ کمال غرض اپنا علیا
 اس کا وہ داغیہ لہو بارہہ انزاریاں اور لہو لہو کے شکل کا اک دریا رواں
 اس قدر تاثیر میں کچھ پراثر ثابت ہوا چھایا حضرت کے دل پر کیا کہتے کاسماں
 احمد قدنی کہتے آئینہ خلق نبی اور ہر نگین با نثار خدائے دو جہاں
 آپ کا دل جم کے جذبات سے پڑ ہو گیا
 اور کیا، دیکر اسے وعدہ دعا کا، شادماں
 یا تھا اک نہ تو تامل وہ موقوف نصیر ہو گیا یا مہفتہ عشرہ میں پھر پہلے رہا
 پھر کسی عینی صفت اک تن ہیجان میں نہ زندگی کی برق و ڈاڑی باذن دولہاں
 شمع کشت پھر سر مخلص نہ رہاں ہو گئی
 پھر نرناں دیدہ گلستاں ہو گیا رشاکے سبباں
 افضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء ایم۔ اے۔ غنی

مجددین اُمت محمدیہ

از کتاب حج اکرام
 پہلی صدی ہجری میں :
 حضرت عمران عبدالعزیز و حمت اللہ علیہ
 دوسری صدی ہجری میں :
 حضرت امام شافعی و احمد حنبل
 تیسری صدی ہجری میں :
 حضرت ابو شریحہ و ابو الحسن اشعری
 چوتھی صدی ہجری میں :
 حضرت ابوعبید اللہ بن یحییٰ و قاضی ابوبکر بکلافی
 پانچویں صدی ہجری میں :
 حضرت امام غزالی و حمت اللہ علیہ
 چھٹی صدی ہجری میں :
 حضرت عبدالقادر جیلانی و حمت اللہ علیہ
 ساتویں صدی ہجری میں :
 حضرت خواجہ عین الدین چشتی و حضرت امام تیمیہ
 آٹھویں صدی ہجری میں :
 حضرت ملا نظامین و حضرت صالح بن عاص
 نویں صدی ہجری میں :
 حضرت سید محمد جوہر پوری و حمت اللہ علیہ
 دسویں صدی ہجری میں :
 حضرت امام سیوطی و حمت اللہ علیہ
 گیارھویں صدی ہجری میں :
 حضرت مجدد الف ثانی و سر مہدی و حمت اللہ علیہ

بارہویں صدی ہجری : حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
 تیرھویں صدی ہجری میں :

حضرت سید احمد بریلوی و حمت اللہ علیہ، اور اس
 چودھویں صدی ہجری میں : حضرت عاتق الخاں مجدد اعظم
 میرزا غلام احمد دہلوی و حمت اللہ علیہ و اسلام مبعوث ہوئے۔

حمد خدا تعالیٰ

مکرم مولوی طیف محمد صاحب لوفیاض

خدا نے بزرگ ذات والا علم سے جس نے ہمیں نکالا
حقیر ہم - وہ بزرگ دیلا ذلیل ہم - وہ اجل دلائے
ادب کے لائق ہے ذات اسکی
ہے نام اس کا خدا تعالیٰ

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
گمان عاجز - قیاس قاصر مقام اس کا خسر دے بالا
قریب ہی ہے بعید بھی ہے عیاں ہی ممکن صفات اسکی
بہاں ہے پردوں میں ذات اسکی تجھے تو قسم نے مار ڈالا
نہ چھڑے لمحو تو بات اس کی نگاہ مومن سے پوچھیے گا
کہاں نہیں ہے خدا تعالیٰ
وہ گستاخ میں مہاک رہا ہے کلی کلی میں چٹک رہا ہے
وہ مہر دم میں چٹک رہا ہے اسی کے پر تو ہے اجالا
نظر ہے اچی حساب اپنا عیاں ہے وہ خدا تعالیٰ
شریک اس کا نہ کوئی ہمسر بنی ولی سب اسی کے چاکر
جھکائے سرا س کے در پر جو اہم یزدان ہے ولین یزالا
یہ عالم رنگ دلو ہے فانی ہے جاد دانی خدا تعالیٰ
وہ جس نے حینہ الا نام بھیجا سلام بھیجا پیام بھیجا
اسی نے ہم میں امام بھیجا اسی نے پھر وقت پہنچالا
رحیم درجہاں ہے ذات اسکی کریم ہے وہ خدا تعالیٰ
کسی کو کہنا "جناب اعلیٰ" کسی کو کہنا "مغفور دالا"
غضب ہے لیکن وہ ذات بالا جو سب سے فائق ہے لامحالہ
زباں پہ جب اس کا نام آئے تو بھول جائے تمہیں لقا ہے
الافضل براہم جنوری ۱۳۵۷ھ

نام پیم	تذکرہ	تذکرہ	تذکرہ	تذکرہ	تذکرہ
جمعہ	۱	۳۰	۱	۲۰	۲۰
ہفتہ	۲	۳۱	۲	۲۱	۲۱
اتوار	۳	۱	۳	۲۲	۲۲
پیر	۴	۲	۴	۲۳	۲۳
منگل	۵	۳	۵	۲۴	۲۴
بدھ	۶	۴	۶	۲۵	۲۵
جمعرات	۷	۵	۷	۲۶	۲۶
جمعہ	۸	۶	۸	۲۷	۲۷
ہفتہ	۹	۷	۹	۲۸	۲۸
اتوار	۱۰	۸	۱۰	۲۹	۲۹
پیر	۱۱	۹	۱۱	۳۰	۳۰
منگل	۱۲	۱۰	۱۲	۳۱	۳۱
بدھ	۱۳	۱۱	۱۳	۱	۱
جمعرات	۱۴	۱۲	۱۴	۲	۲
جمعہ	۱۵	۱۳	۱۵	۳	۳
ہفتہ	۱۶	۱۴	۱۶	۴	۴
اتوار	۱۷	۱۵	۱۷	۵	۵
پیر	۱۸	۱۶	۱۸	۶	۶
منگل	۱۹	۱۷	۱۹	۷	۷
بدھ	۲۰	۱۸	۲۰	۸	۸
جمعرات	۲۱	۱۹	۲۱	۹	۹
جمعہ	۲۲	۲۰	۲۲	۱۰	۱۰
ہفتہ	۲۳	۲۱	۲۳	۱۱	۱۱
اتوار	۲۴	۲۲	۲۴	۱۲	۱۲
پیر	۲۵	۲۳	۲۵	۱۳	۱۳
منگل	۲۶	۲۴	۲۶	۱۴	۱۴
بدھ	۲۷	۲۵	۲۷	۱۵	۱۵
جمعرات	۲۸	۲۶	۲۸	۱۶	۱۶
جمعہ	۲۹	۲۷	۲۹	۱۷	۱۷

ایک راز کی بات

از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو! اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں۔ پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتح تیا بونے سے تمام عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے بسے بسے جھگڑاؤں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کر دو۔ حضرت مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لا جواب اور ساقط کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نفثش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو، ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبرت ہیں ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ ہی چاہتا ہے کہ وہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کر دے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا اچلائے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔

(ازالہ ادغام جلد دوم ص ۵۶)

نام	جمعہ	ہفتہ	اتوار	چیر	منگل	بدھ	جمرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	چیر	منگل	بدھ	جمرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	چیر	منگل	بدھ	جمرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۱	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۳	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۴	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۵	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۶	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۷	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۸	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۹	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۰	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۱۱	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۲	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۳	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱
۱۴	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۱۶	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴
۱۷	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵
۱۸	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۰	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۱	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲۲	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۳	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۲۴	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۶	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۷	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲۸	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۲۹	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۳۰	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۳۱	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۳	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۴	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۵	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۶	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۷	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۸	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۹	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۰	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۱۱	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۲	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۳	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱
۱۴	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۱۶	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴
۱۷	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵
۱۸	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۰	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۱	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲۲	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۳	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۲۴	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۶	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳											

تحریک جدید میں شمولیت کی ترغیب

رقم فرموده عالیجناب است امیر المؤمنین علی قلی آغا الشافعی ایام الله تعالی سطر العزیز

”ہر احمدی جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لیتا ہے اور
پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے وہ لینا لے علی الدین کا نام
کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ
خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے
اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور جنت
ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔
اسی طرح بدعت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے
کا اقرار کیا لیکن عمل اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیز داتم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا
چاہیے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیے کہ کوئی
مشریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے
خواہ الٰہی اسے احمدیہ جماعت میں داخل جو نیکی جرات نہ ہوئی ہو۔
(از الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء)

چالیسواں سال { الحمد للہ تم الحمد للہ - جنتی بنڈا کا یہ
چالیسواں سال ہے - خدا تو لائے کے

فضل و کرم سے عین سال تمام دیاں دارالارکان سے چھپک شائع ہوتی رہی ہے اور اب بحوالہ اللہ
دس سال سے پاکستان ربوہ سے شائع ہوتی ہے اور خلافتِ اہلِ کسٹھنل درجہ اعلیٰ
ہمیشہ ہی تبلیغی، اخلاقی، مذہبی، تربیتی معنایہ کا مجتہد درجہ کیا جاتا ہے بحوالہ اللہ یہ
ساتھ ساتھ معتبر عالم عام ہے۔ چو کا اسمیں احمدی اصحاب کیلئے مزید سعادت کا میسر ملی
جمع ہوتا ہے اور غیر احمدی اصحاب کیلئے بھی ہدایت و نجات کے ذرائع درج ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے آمین ثم آمین۔ والہام خاکسار محمد یونس نقوی خرد۔

نام ایام	۱	۲۰	۱	۱۹
جمرات	۲	شال	۲	۲۰
جمعہ	۳	۲	۲	۲۱
ہفتہ	۴	۳	۴	۲۲
اتوار	۵	۴	۵	۲۳
پیر	۶	۵	۶	۲۴
منگل	۷	۶	۷	۲۵
بدھ	۸	۷	۸	۲۶
جمرات	۹	۸	۹	۲۷
جمعہ	۱۰	۹	۱۰	۲۸
ہفتہ	۱۱	۱۰	۱۱	۲۹
اتوار	۱۲	۱۱	۱۲	۳۰
پیر	۱۳	۱۲	۱۳	۳۱
منگل	۱۴	۱۳	۱۴	۳۲
بدھ	۱۵	۱۴	۱۵	۲
جمرات	۱۶	۱۵	۱۶	۳
جمعہ	۱۷	۱۶	۱۷	۴
ہفتہ	۱۸	۱۷	۱۸	۵
اتوار	۱۹	۱۸	۱۹	۶
پیر	۲۰	۱۹	۲۰	۷
منگل	۲۱	۲۰	۲۱	۸
بدھ	۲۲	۲۱	۲۲	۹
جمرات	۲۳	۲۲	۲۳	۱۰
جمعہ	۲۴	۲۳	۲۴	۱۱
ہفتہ	۲۵	۲۴	۲۵	۱۲
اتوار	۲۶	۲۵	۲۶	۱۳
پیر	۲۷	۲۶	۲۷	۱۴
منگل	۲۸	۲۷	۲۸	۱۵
بدھ	۲۹	۲۸	۲۹	۱۶
جمرات	۳۰	۲۹	۳۰	۱۷
جمعہ	۳۱	۳۰	۳۱	۱۸

نمازی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

”دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک لقمہ منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ مگر کہ نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کسی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سزا نہیں سکتی ہے۔ روحانی حالت کے سوا کچھ اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو بھی وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔ اور اعمال صالحہ کی نذر سے اس باغ کو میراب کر دو۔ تا وہ ہر بھرا ہوا اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔ یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔“ (الحکم اسلام پر ص ۹۰)

ماہ رمضان میں نذر کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فرمایا :- جن بیمار دل اور سازنوں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے، مثلاً ایک بہت بڑھا نسیف انسان یا ایک کمزور عالم عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر سرد ہو جائیگی اور سال بھر اسی طرح گزر جائیگا، ایسے اشخاص کی واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ بھی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کی واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کی واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دیکر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ خواہ کی واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا ابا حبت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدیت نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر نہ لانا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

بیعت کرنے کا اصل مقصد

”بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس یا بھی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دیکھائی ہے سو بیعت سے یہ فرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو معہ اس تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اود بخارت اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان معقودہ میں جو تحقیقی توبہ کی طرف

(غزوت الامام حسنؑ)

”میں قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ہے“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حلفیہ بیانات ۲۰ فروری ۱۳۰۲ء کو حضرت نے برشیا رپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کو مصلح موعود پیدا ہونے کی بشارت دی تھی افسر کر کے فرمایا :-

”میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی مطابق آپ کا وہ موعودہ بشارت قرار دیا ہے جسے زمین کے کھادوں میں حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کا نام پہنچا نا ہے (المنفصل ۲۲ فروری ۱۳۰۲ء)

۱۲ مارچ ۱۳۰۲ء کو لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان جلسے میں یہ فرمایا کہ ”میں اس واحد و تبارک ذاتی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکی جھوٹی قسم کھانا لعنتوں کا کام ہے۔ اور جسکا اقرار کرنا الا اس کے مذاہب کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ اپریل ۱۳۰۲ء پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جسکے ذریعہ اسلام دنیا کے کھادوں میں پہنچے گا۔ اور

تاریخ	۱۹۰۶ء جولائی	۱۳۰۶ء ربیع الثانی	۱۳۰۶ء ذی الحجہ	۱۳۰۶ء ذی القعدہ	۱۳۰۶ء محرم
جمعہ	۱	۲	۱	۱۸	۱۸
مفتی	۲	۳	۲	۱۹	۱۹
بدھ	۳	۴	۳	۲۰	۲۰
جمعرات	۴	۵	۴	۲۱	۲۱
جمعہ	۵	۶	۵	۲۲	۲۲
ہفتہ	۶	۷	۶	۲۳	۲۳
اتوار	۷	۸	۷	۲۴	۲۴
پیر	۸	۹	۸	۲۵	۲۵
منگل	۹	۱۰	۹	۲۶	۲۶
بدھ	۱۰	۱۱	۱۰	۲۷	۲۷
جمعرات	۱۱	۱۲	۱۱	۲۸	۲۸
جمعہ	۱۲	۱۳	۱۲	۲۹	۲۹
ہفتہ	۱۳	۱۴	۱۳	۳۰	۳۰
اتوار	۱۴	۱۵	۱۴	۳۱	۳۱
پیر	۱۵	۱۶	۱۵	۳۲	۳۲
منگل	۱۶	۱۷	۱۶	۳۳	۳۳
بدھ	۱۷	۱۸	۱۷	۳۴	۳۴
جمعرات	۱۸	۱۹	۱۸	۳۵	۳۵
جمعہ	۱۹	۲۰	۱۹	۳۶	۳۶
ہفتہ	۲۰	۲۱	۲۰	۳۷	۳۷
اتوار	۲۱	۲۲	۲۱	۳۸	۳۸
پیر	۲۲	۲۳	۲۲	۳۹	۳۹
منگل	۲۳	۲۴	۲۳	۴۰	۴۰
بدھ	۲۴	۲۵	۲۴	۴۱	۴۱
جمعرات	۲۵	۲۶	۲۵	۴۲	۴۲
جمعہ	۲۶	۲۷	۲۶	۴۳	۴۳
ہفتہ	۲۷	۲۸	۲۷	۴۴	۴۴
اتوار	۲۸	۲۹	۲۸	۴۵	۴۵
پیر	۲۹	۳۰	۲۹	۴۶	۴۶
منگل	۳۰	۳۱	۳۰	۴۷	۴۷
بدھ	۳۱	۳۲	۳۱	۴۸	۴۸

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت گاہ رب غفور

اے پیارے خدا اس پیارے نبی حضرت خاتم الانبیاء پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء سے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل بنی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی لغت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر المبین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا تعالیٰ اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء سے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا، تو پھر چقدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آتے۔ جیسا کہ یونس اور ایوب اور یحییٰ ابن مریم اور ملائکہ اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ۔ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ تھی اگرچہ سب مقرب اور وجہیہ اور خداتعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دین میں سچے سمجھے گئے۔

اللہم صلِّ وسلِّم علیٰ نبیِّنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین (اتمام الحجہ ۲۵)

منافع کی پہچان

- (۱) بات کرے تو چھوٹی کہے (۲) وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳) امانت میں خیانت کرے (۴) دشمنی اور لڑائی میں درمشل کو گندمی گالیوں کا یاد کرے۔
- (۵) معاہدہ کرے تو خداری کرے (۶) غصہ اور غم کی نازوں میں غمناک ہو
- (۷) عام غم پر نازوں میں حضور قلب اور صدقیت نہ ہو بلکہ دیا اور فحاشی مد نظر ہو۔
- (۸) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے بچی چراتا ہو (۹) کوئی دوسرا بھلا کام کرے خواہ ادنیٰ ہو یا اسے اس میں نکتہ چینی کرے (۱۰) ہر منزل کے رنج و راحت دکھ مصیبت میں ادھار شریک نہ ہو۔ پبلشر

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۴	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۵	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱۶	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۷	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۸	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۹	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۰	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۱	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۲	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۳	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۴	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۲۵	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۲۶	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۷	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۲۸	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۲۹	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۳۰	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۱	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۳۲	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۳۳	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۳۴	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۳۵	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۳۶	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۳۷	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۳۸	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۳۹	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
۴۰	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۱	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۴۲	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۳	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۴۴	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۴۵	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۴۶	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۴۷	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۴۸	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۴۹	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
۵۰	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸
۵۱	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹
۵۲	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۵۳	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۵۴	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
۵۵	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
۵۶	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۵۷	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۵۸	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۵۹	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
۶۰	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۶۱	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹
۶۲	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۶۳	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱
۶۴	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۶۵	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۶۶	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴
۶۷	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵
۶۸	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶
۶۹	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷
۷۰	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۱	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹
۷۲	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۷۳	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۷۴	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲
۷۵	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳
۷۶	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۷۷	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵
۷۸	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۷۹	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷
۸۰	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۱	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹
۸۲	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۸۳	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱
۸۴	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۸۵	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳
۸۶	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴
۸۷	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
۸۸	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۸۹	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۹۰	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
۹۱	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹
۹۲	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

پردہ اور اسلامی تعلیم

ذریعہ ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ساتھ ہی میں ایک اور عرض کے لئے جرات کرتا ہوں کہ گواہیہ مباحوں کو اس زمانہ میں سکھانوں کے کسی ہی نفرت ہے اور اسکام کے عقائد سے کسی ہی بیزار ہی ہے۔ مگر برائے خدا پردہ کی رسم کو بکلی الوداع نہ کہہ دیں کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں جو بعد میں معلوم ہوں گی یہ بات بریکہ نسیم انسان سمجھ سکتا ہے کہ بہت ساحصہ انسانوں کا نفس امارہ کے ماتحت چل رہا ہے اور وہ اپنے نفس کے ایسے قابو میں ہیں کہ اس کے جوشوں کے وقت کچھ بھی خدا تعالیٰ کی سزا کا دھیان نہیں کر سکتے جو ان اور خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر بد نظری سے باز نہیں آتے اور ایسے ہی بہت سی عورتیں ہیں کہ حجاب دل سے بیگانہ مردوں کی طرف نگاہیں کرتی ہیں اور جب قرعین کو باد جھونان کی اس حجاب حالت میں ہونے کی پوری آزادی دی جائے تو یقیناً ان کا یہی حشر ہوگا جیسے کہ یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر ہے۔ ہاں جب یہ لوگ حقیقت پاک دل ہو جائیں گے اور ان کی آمارگی جاتی رہے گی۔ اور شیطان فریض نکلی جائے گی۔ اور انکی آنکھوں میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ اور انکے دلوں میں خدا کی عظمت قائم ہو جائیگی اور وہ ایک پاک تبدیلی کر لیں گے اور خدا ترسی کا ایک پاک چولاپن لیں گے۔ تب جو چاہیں سو کریں۔ کیونکہ اس وقت وہ خدا کے ہاتھ کے خوئے ہوئے گویا وہ مرد نہیں اور انکی آنکھیں اس بات سے اندھی ہوئی کہ نامحرم عورت کو بد نظری سے دیکھ سکیں۔ یا ایسا یہ خیال دل میں لاسکیں۔ مگر ایسے پیار د۔ خدا آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے۔ ابھی وہ وقت نہیں آتا کہ تم ایسا کرو۔ اور اگر ایسا کر دے گے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلا دے گے۔ یہ زہر ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہیے کہ نہ کہ کجی ہے۔ اور زمین پر بدی اور نیک دنیا اور شراب کاری کا

تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۱۴	۱	۶	۱	۱۴
۱۸	۲	۷	۲	۱۸
۱۹	۳	۸	۳	۱۹
۲۰	۴	۹	۴	۲۰
۲۱	۵	۱۰	۵	۲۱
۲۲	۶	۱۱	۶	۲۲
۲۳	۷	۱۲	۷	۲۳
۲۴	۸	۱۳	۸	۲۴
۲۵	۹	۱۴	۹	۲۵
۲۶	۱۰	۱۵	۱۰	۲۶
۲۷	۱۱	۱۶	۱۱	۲۷
۲۸	۱۲	۱۷	۱۲	۲۸
۲۹	۱۳	۱۸	۱۳	۲۹
۳۰	۱۴	۱۹	۱۴	۳۰
۳۱	۱۵	۲۰	۱۵	۳۱
۱	۱۶	۲۱	۱۶	۱
۲	۱۷	۲۲	۱۷	۲
۳	۱۸	۲۳	۱۸	۳
۴	۱۹	۲۴	۱۹	۴
۵	۲۰	۲۵	۲۰	۵
۶	۲۱	۲۶	۲۱	۶
۷	۲۲	۲۷	۲۲	۷
۸	۲۳	۲۸	۲۳	۸
۹	۲۴	۲۹	۲۴	۹
۱۰	۲۵	۳۰	۲۵	۱۰
۱۱	۲۶	۳۱	۲۶	۱۱
۱۲	۲۷	۱	۲۷	۱۲
۱۳	۲۸	۲	۲۸	۱۳
۱۴	۲۹	۳	۲۹	۱۴
۱۵	۳۰	۴	۳۰	۱۵

مذہب کی بنیاد پر ہے جس میں کمال اور اعلیٰ سے غافل رہا ہے جس کی بنا پر کمال اور اعلیٰ سے غافل رہا ہے جس کی بنا پر کمال اور اعلیٰ سے غافل رہا ہے

زود کاروں میں وہی ہیں کہ جیلا کھیں ہے میں اور غافل کے کام کو، وہی میں غفلت کا لگ گیا ہے۔ زمانوں پر سب کچھ ہے اور

اٹنے وقت کی نما کا دل جوش سے پڑھو

فرمودہ عالی حضرت شیخ موعود علیہ السلام

”اے میرے محسن اور اے میرے خدایا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر مصیبت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی۔ اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متعین کیا۔ سو اب بھی مجھے نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ کر نہیں۔ آمین ثم آمین۔“

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کا دل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولے کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔“ (مکتوبات بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول ص ۱۷۷)

اذا الفعلی ہر مہر

قادیان کی یاد

مورما ہے اب شریک در عجم قادیان
کس قدر مہر در دشاں کلام قادیان
منظر ہو گئے درو دیار و بام قادیان
تجہ کو پہنچانا ہے دنیا نیکایم قادیان
بادشاہوں کی بڑھک ہے غلام قادیان
ہے نظام ساتی کوثر نظام قادیان
ایک دن یہ ہاتھ ہو گئے اور زمان قادیان
میری جان سے بھی کچھ آنسو بنام قادیان
قادیان سے دور بیٹھے ہیں ابام قادیان
بس رہی ہے آج تک آنکھوں میں شکم قادیان

کرم نور اللہ غلام صاحب آزاد مکر

مضطرب تھا متوں سے تشنہ کام قادیان
اپنے چہرے پر لئے عزم جواں حسن یقین
ہاں چل چل جانے لگاں امان ہمت نہ مار
بادشاہ ناگیں گے تیرے آستان سے کرتیں
تاج و تخت بادشاہی سیچ ہے اسکے حضور
جو کوئی بھی تشنہ لب یا پیا و حدت کا جام
ہو نہ یوں پامال غم اے راہ در راہ طلب
مرقد اقدس پہ جب پہنچو بہب دینا ندیم
کیا تم ہے یہ بتا لے گردش لیلی نہار
صبح ربوہ کو بستر ہے میں مسکن ایاز

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

اطاعت امام اور صفت ایمان

از حضرت سید محمد علی علیہ السلام

(۱) خدائے نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اسکے ساتھ دنیا کی مونی نہیں اور ایمان اتفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدائے کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدائے کی فرماتا ہے کہ وہی میں جہنم کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(۲) وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھر پور ہے کوئی نیا نتیجہ پیدا کرے والا نہیں ہوگا۔ (۳) یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بد نظریاں بھی ہوں۔ (الحکم ۳ ستمبر ۱۹۰۱ء)

خدائے کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے

اللہ تعالیٰ کی رحیم ہے اور یہ کیا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے روپیہ اور شرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ ہے کہ درالاعلیٰ جائے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا رستہ سے ہٹا دے تو اس کا بھی ثواب انکو دیا جاتا ہے۔ اور پانی نکالے گا اگر ایک قیل اپنے بھائی کے گھوسے میں ڈالے تو خدائے کی اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا، پس یاد رکھو کہ وہاں جہاں انسان کبھی کام نہیں ہو سکتا وہ خدائی راستہ۔ دنیا کی تہ راہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور نام کیوں کی چٹائیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک چھوڑ دیا آخر یہی قوت تو تھوڑی جیسے ابراہیم اہم، شاہ شجاع، شاہ عبدالعزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں حکومت سلطنت اور شرکت دینا کچھ ٹھیکہ ہے۔ اس کی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدائے کی موتی ہے اسکی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ انکے دیکھنے کیلئے بھی اسے طبیعت پر ایک عبرت والا کرنا پڑتا ہے پس خدائے کی معرفت چاہو اور اسکی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔

(ملفوظات حضرت سید محمد علی علیہ السلام ص ۱۳۹)

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۸	۱	۱۶	۱۶	۱۶
۲	۹	۲	۱۷	۱۷	۱۷
۳	۱۰	۳	۱۸	۱۸	۱۸
۴	۱۱	۴	۱۹	۱۹	۱۹
۵	۱۲	۵	۲۰	۲۰	۲۰
۶	۱۳	۶	۲۱	۲۱	۲۱
۷	۱۴	۷	۲۲	۲۲	۲۲
۸	۱۵	۸	۲۳	۲۳	۲۳
۹	۱۶	۹	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۱۷	۱۰	۲۵	۲۵	۲۵
۱۱	۱۸	۱۱	۲۶	۲۶	۲۶
۱۲	۱۹	۱۲	۲۷	۲۷	۲۷
۱۳	۲۰	۱۳	۲۸	۲۸	۲۸
۱۴	۲۱	۱۴	۲۹	۲۹	۲۹
۱۵	۲۲	۱۵	۳۰	۳۰	۳۰
۱۶	۲۳	۱۶	۳۱	۳۱	۳۱
۱۷	۲۴	۱۷	۳۲	۳۲	۳۲
۱۸	۲۵	۱۸	۳۳	۳۳	۳۳
۱۹	۲۶	۱۹	۳۴	۳۴	۳۴
۲۰	۲۷	۲۰	۳۵	۳۵	۳۵
۲۱	۲۸	۲۱	۳۶	۳۶	۳۶
۲۲	۲۹	۲۲	۳۷	۳۷	۳۷
۲۳	۳۰	۲۳	۳۸	۳۸	۳۸
۲۴	۳۱	۲۴	۳۹	۳۹	۳۹
۲۵	۳۲	۲۵	۴۰	۴۰	۴۰

العین از کلام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ڈاکٹر میر محمد امجد علی صاحب مولیٰ سرحد رضی اللہ عنہ

(۴) احْفَظْ لِسَانَكَ : تاپنی زبان کی حفاظت کر۔ بہتان۔ جھوٹ اور غیبت سے بڑائی اور فساد کی باتوں سے بخش اور گندہ کلامی سے۔

(۵) اَرْحَامُكُمْ اَرْحَامُكُمْ : یعنی تمہارے رشتہ دار اور تمہارے کدوالا رحام ہی ہیں۔ اسلئے ان کی دلداری سلوک اور امداد و دوسروں سے زیادہ چاہئے۔

(۶) اَمْرٌ شَدِيدٌ وَاَحْكَامٌ : اپنے بھائی کی کداری کر۔ یعنی بڑی تعلیم و تربیت یا دغیر فضیلت ان کی بھلائی میں لگے رہو تاکہ وہ نیک بن جائیں۔

(۷) اِسْتَعْمُوا تَوْجَرُوا : سفارش کیا کہ دو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا۔ دنیا میں یعنی کام سفارش سے چلتے ہیں۔ اگر کسی سختی کی سفارش کرنے سے اسے فائدہ پہنچ سکتا ہے تو سرگزر دینے نہیں کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ کسی پر ظلم نہ ہو۔

(۸) اَسْلَمْتُ تَسْلِمًا : اسلام لاؤ تو تہر خرابی، بیکاری اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا۔ اسی وجہ سے اسلام سلامتی کا مذہب کہلاتا ہے۔

(۹) اطع اباک : اپنے باپ کی اطاعت کر۔ باپ کی اطاعت اولاد کیلئے معرفت سعادت مند ہی ہے بلکہ بسبب محبت خیر خواہ اور صاحب تجزیہ ہونے کے بھی اس کی اطاعت مفید ہے۔

(۱۰) اَعْتَكِفْ وَعَمَّ : اعتکاف میں بیٹھ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت کو دین سمجھانے کے لئے جلالیں حدیثیں یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نعمتوں میں اٹھائے گا اور میں اسکی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اس کلام مقدس پہلے کو سیکھنے والے بھی ایک محبوب چاہیں احادیث کا اس طرح سے انتخاب کیا ہے کہ اس کا حفظ کرنا اور سمجھنا عوام ان س بلا غور توں اور کم تعلیم بچوں کے لئے بھی آسان ہو۔ یعنی اکثر احادیث دلفظی ہیں، اور جو لفظی بھی ہیں ان میں ایک ایسا لفظ موجود ہے جسے ہر اللہ زبان آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پہل حدیث کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے نافع بنائے۔

(۱) اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ : دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔ خواہ وہ مخلوق کی خیر خواہی ہو۔ خواہ رسول کی خیر خواہی ہو۔ خواہ خدا کی خیر خواہی ہو۔ یعنی جو سلسلہ خدائے قائم کیا ہے اسکی اشاعت میں کوشاں رہنا اور تبلیغ کرنے والوں کی ہر طرح امداد کرنا اور مخلوقات پر شفقت کرنا۔

(۲) اجْتَنِبُوا الْغَضَبَ : غصہ سے بچو کہ وہ عورتوں کی لکچر، فساد یا قتل تک باعث ہو سکتا ہے۔

(۳) اَدْوَانُكُمْ زَكَاةٌ : تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ کیونکہ زکوٰۃ قوم کے عزاء کی امداد ہے اور تمہارے مال کو پاک کرتی ہے۔

دائیں طرف والا ہی ہے یعنی اجنبی حدود مجلس میں نہیں
طرف والوں کے مقدم ہوتے ہیں۔ ان کا ہمیشہ خیال رکھنا
چاہیئے مثلاً تقسیم طعام۔ طلب مشورہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۸) بِجَلِّوْا الْمَشَاخِرَ : بزرگوں کی تعظیم کرو
کیونکہ ان کا علم اور تجربہ نوجوانوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۱۹) تَعَلَّمُوا الْيَقِيْنَ : یقین کو سیکھو۔

ان فن کے تمام اعمال کا انحصار یقین پر ہے۔ اور ایمان کا
آخری مرحلہ بھی یقین ہی ہے۔ ورنہ بے یقین انسان اپنی
عمرونی لغوی میں ضائع کر دیتا ہے اور اپنے اعمال اور
ایمان دونوں کے اعلیٰ ثمرات سے محروم رہتا ہے۔

(۲۰) قَهَادُوا شَهَاتِیْوَا : ایک دوسرے
کو تھم دیا کرو تاکہ آپس میں قہاری محبت بڑھے۔ دنیا
میں آپس میں محبت بڑھانے کا سب سے زیادہ
کارگر طریقہ یہی ہے۔

(۲۱) التَّعْزِیَّةُ مُرَّةٌ : تعزیت
ایک دفعی کی کافی ہے یعنی کوئی مر جائے تو ایک دفعہ
ڈال جا کر تعزیت کرنی کافی ہے۔ یہ نہیں کہ برادری
جمع ہو رہی ہے اور چالیس دن تک ہر شخص کے لئے
دواں حاضر ہونا ضروری ہے۔ یہ سب رسوم غیر اسلامی ہیں۔

(۲۲) الْخَالَةُ وَالِدَةٌ : خالہ بھی ماں جی
یعنی اسکی عزت اور خدمت بھی ماں کی طرح کرنی چاہیئے
دوسرے یہ کہ اگر کوئی عورت بچے چھوڑ کر مر جائے تو
اس عورت کی بہن سے شادی کرنا ایسا ہے گویا کہ بچوں
کی اپنی ماں واپس آگئی۔

(۲۳) الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ : دعا ہی تو

اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھ یعنی اعتکاف بغیر و زول کے
نہیں ہو سکتا مستکف کا روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ ورنہ
اعتکاف باطل ہے۔

(۱۱) اَعْلِنُوا النِّكَاحَ : نکاح اعلان کیا کہ
کیا کرو یعنی تمام خفیہ نکاح ناجائز ہیں۔

(۱۲) اَكْرِمْ الشَّعْرَ : بالوں کی عزت کرو۔
یعنی ان کو پاک صاف رکھ اور کٹنگی استعمال کرو۔ دوسرے یہ
کہ جب ٹکے کی ڈاڑھی کو بچھ نکل آئے تو اس کے ساتھ
بچوں کی طرح کا سلوک نہ کرو۔ تیرے یہ کہ کوئی سفید بالوں
والا آدمی ہونے والے بالوں کی وجہ سے اسکی تعظیم کرو۔

(۱۳) الْاَعْمَالُ بِالْخَوَانِیْمِ : عملوں کا
دار مدار انجام پر ہے۔ اگر انجام اچھا ہوا تو سمجھو کہ
اعمال بھی مقبول ہو گئے۔ ورنہ بیکار ہیں۔

(۱۴) اَكْرِمُوا اَوْلَادَكُمْ : اپنی اولاد کی
عزت کرو۔ تاکہ ان میں خود داری کا احساس پیدا ہو۔
اور دوسری باتوں اور بڑے اعمال سے بچے میں ہمیشہ
فخر کا رکھ کے بچوں کو خفا طلب کرنا بھی نامناسب ہے۔

(۱۵) اَوْصِیْكُمْ بِاَلْحِیَارِ : میں تم کو ہمایہ سے
نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ شہر کی تمدن اور امن کے
قیام کا یہ بھی ایک بڑا بھاری گڑ ہے۔

(۱۶) اَلَا مَانَةٌ عِزٌّ : امانت داری
عزت ہے۔ امین کی دنیا میں اتنی عزت ہے کہ ہر
رسول نے اپنی قوم کو انی لکم رسول امین کہہ کر
پہلے اپنی عزت کو تسلیم کر دیا پھر انکو بنیام حق پہنچایا۔

(۱۷) اَلَا یَمِیْنٌ فَا لَا یَمِیْنٌ : دائیں طرف والا

ہر قوم کی نظر میں واقعی معون ہے۔ اس کی نیت ہی بد ہے یعنی یہ کہ لوگ بعد کوں مرنے لگیں تو ان سے عذاب روپیہ نہ ملے۔

(۲۶) اَلْمَسْكِينُ وَابْنُ السَّبِيلِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں آپس میں برادرانہ سلوک و مروت ہونی چاہیے قرآن مجید نے بھی اِنَّمَا الْمُسْلِمُونَ اخْوَةٌ فَرِيضَةٌ ہے۔

(۳۰) اَلْمُطَّحُونَ شَهِيدٌ

طاہرین سے مرنے والا شہید ہے یعنی اگر مسلمان طاعون سے مرے تو اس کی موت شہادت کی موت ہے کیونکہ طاہرین کی تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۳۱) لَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ

وارث کے لئے وصیت منع ہے۔ یعنی جو خود شرعی وارث ہو جیسے بیٹا، باپ، یا بیوی ان کیلئے مزید وصیت کرنا منع ہے۔ جس کا حصہ شرع نے خود مقرر کر دیا ہو اس کے لئے ورثہ سے زیادہ وصیت کرنا ناجائز ہے۔ ہاں جو وارث نہیں ہیں مثلاً بہن بھائی پوتا انکے لئے تہائی مال میں وصیت ہو سکتی ہے۔

(۳۲) لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ

اپنا صدقہ واپس نہ لے۔ جو چیز ایک دفعہ صدقہ کے طور پر دے دی جائے اسے واپس لینا بلکہ قیمت ادا کر کے بھی واپس لینا منع ہے۔ مگر اگر کسی شخص نے صدقہ دیا ہو تو صدقہ لینے والا اپنے اس صدقہ کو بطور مایہ کے اپنے دوستوں میں تقسیم کر سکتا

اصلی عبادت ہے۔ جن لوگوں نے عبادت کو دعا سمجھ لیا ہے۔ چہ قرار دیا ہے وہ بد مذہبی ہیں۔ چونکہ دعا سے بد مذہبوں کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے تو ٹھیک ہے۔ اس لئے

معزز عبادت یا یوں کہہ کر اصل عبادت و عبادت ہے۔ (۳۴) اَلدُّنْيَا هَرَجَةٌ رَّحِمَةُ الْآخِرَةِ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یعنی جو عمل دنیا میں کاشت کرے اس کا پھل آخرت میں ضرور ملے گا۔ دنیا میں نیک اعمال کر دو تو آخرت میں ان نیک اعمال کا ثمرہ کم ملے۔

(۳۵) سُبُوْحًا مِّنْ لِّلَّهِ عَزَّوَجَلَّ : روزے کا روزہ

تاکہ صحت حاصل ہو۔ یعنی ایک معتدل روزہ کا یہ بھی ہے کہ انسان کی صحت و رست ہو جائے۔ اور فضول ہائے جسم کے جل کر جسم اعتدال کی حالت پر آجائے۔ مطلب نہیں ہے کہ کوئی بیمار ہی ہو تو وہ بھی اس طرح صحت حاصل کر لیا کرے۔

(۳۶) اَلدِّينُ حَقٌّ : نظر لگنا چاہیے۔

نظر لگنا جو کوئی علم و تجربہ ہی کی ایک شاخ ہے۔ اس لئے اس کا انکار مناسب نہیں۔ مگر یہ معنون طوالت بیان چاہتا ہے اس لئے یہاں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

(۳۷) اَلصَّبْرُ رِضًا : صبر راضی بقضا

ہونے کا نام ہے۔ نہ یہ کہ جب کچھ نہ ہو سکا تو کہہ دیا کہ ہم صبر کرتے ہیں۔ مگر دل میں خدائی تقدیر سے ناراض ہیں۔

(۳۸) اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ : غدار کہنے

والا تاکہ جب ہنگامہ ہو جائے تب سچوں و خدا کی رحمت سے گدردے۔ ایسا شخص ہر مذہب اور

چاہے اسے چاہئے کہ قوم کی خدمت میں
منہمک رہے۔

(۳۹) اتَّقُوا اللَّهَ فِي الْمَسَاكِينِ
موتوں کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔
کیونکہ وہ کمزور ہیں۔ کم علم اور محکوم ہیں۔ پس
ان کے حقوق کا خیال رکھو اور ان کی عمدہ
تربیت کرو۔

(۴۰) طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ
حلال رزق طلب کرنا بھی جہاد ہے۔ خصوصاً
اس زمانہ میں تو حلال روزی حاصل کرنا سخت
مشکل ہے۔ چور بازار۔ دھوکا۔ فریب۔
ٹھگی۔ بدعہدی۔ حقوق کا غصب کر لینا۔ خیانت
ایسی عام باتیں ہیں۔ کہ حلال اور حرام میں گویا
تمیز ہی نہیں رہی۔ شیر دزدی کے منہ میں
روزہ جوتا ہے اور ہاتھ میں پانی کا دھوا جو وہ
اپنے دودھ میں ملاتا ہے۔ اسی طرح سوردپیہ
ماہر کا ملازم حلال جو رو سے بھاگتا ہے کہ
جب میری تنخواہ پانچ سوردپیہ ہو جائے گی تب
میں نماز کروں گا اور اس وقت تک وہ
جتنے طریقے اپنی خواہشات پوری کرنے کے
استعمال کرتا ہے شریعت نے ان سب کو
حرام قرار دیا ہے۔

نوٹ : اس مجموعہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
کی اسبین کی کوئی حدیث شامل نہیں کی گئی۔
(از فضل ۲۶ اگست ۱۳۴۷ء)

ہے۔ سوائے اس شخص کے جس نے صدمہ دیا ہو۔

(۳۳) لَا تَهْدِي إِلَّا عِيسَى :

عیسیٰ علیہ السلام (جو چودھویں صدی میں آئیں گے)
کے سوا کوئی دہائی نہیں یعنی اصل امام مہدی آخر الزمان
وہی ہوں گے۔

(۳۴) اجْتَنِبُوا كُلَّ مَسْكَرٍ

ہر نشہ آور چیز سے بچو۔ کیونکہ ہر نشہ کی عادت
صحت کی تباہی عادت کی غلامی اور عقل کی کوتاہی
پیدا کرتی ہے۔

(۳۵) أُولَئِكَ مَوْكَبُشَاةٌ

دبیر مزدور کہ خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔ دبیر وہ دعوت
ہے جو زلفات کے بعد بلور شکر اور خوشی کے کھیتی ہے

(۶) أَلَسْتُ بِأَمَّ قَبْلِ الْكَلَامِ

بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو۔ یعنی جب
کسی سے یا کسی مجلس میں جاؤ، تو پہلے سلام
کرد۔ اس کے بعد جو بات کرنی ہو کر لو۔

(۳۷) تَرَاكَ السُّعَاءِ مَعْصِيَةً

دعا کو ترک کرنا گناہ ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں
کہ خدا ہماری حالت کو خود جانتا ہے۔ اس لئے
ہمیں اس سے مانگنا یا دعا کرنا نامناسب ہے
وہ غور نہ فرمائیں۔

(۳۸) سَمِيَّةُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

قوم کا سردار واصل ان کا خادم ہوتا ہے۔ یعنی
جو کسی قوم کا سردار ہے اسے سرداری بھی زیبائی
ہے جب وہ ان کی خدمت کرے یا جو سردار بننا

صحابِ ستہ کے مصنفین کے حالات

احادیث کی چوتھیں صحاح ستہ کہلاتی ہیں (۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) جامع ترمذی (۴) سنن ابی داؤد (۵) سنن ابن ماجہ (۶) سنن ابی داؤد۔

۱۔ اہم بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد بن اسماعیل تھا۔ آپ کی پیدائش بروز جمعہ ۱۲ روال ۱۹۳ھ کو ہوئی۔ آپ بخارا کے ایک ایرانی خاندان سے تھے جس کا مورث اعلیٰ "یرد زیدہ" کہلاتے تھے۔ آپ کے پردادا کا نام مغیرہ (جو کہ بیان صحیح کے ساتھ مسلمان ہوئے تھے اور دادا کا نام ابراہیم تھا۔ آپ کے والد ماجد آپکی صغیر سنی میں اس دنیا سے کوچ کر گئے پھر آپ اپنے اپنے بڑے بھائی احمد اور والدہ کے پیروی پر درش پائی۔ ۱۶ برس کی عمر میں آپ والدہ اور بھائی کیساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے اور حصول مکہ کیلئے وہیں ٹھہر گئے۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ایسا حفظ اور سمجھ رکھا کہ آپ نے جلد ہی اپنی قابلیت کا سکہ تمام لوگوں پر بٹھا دیا۔ آپ نے احادیث کے حصول کیلئے بہت لمبے لمبے سفر کئے۔ تکالیف برداشت کیں۔ آپ کے کتاب محمد بن ابی حاتم سفیر حضرت آپ کے ساتھ رہتے اور جو آپ فرماتے اسکو نوٹ کر لیتے۔ آپ کو چھ لاکھ اس دریا تھیں۔ آپ نے ۱۶ برس کی سخت ترین و قد قنین کے بعد چھ روزہ راسخانی احادیث منتخب فرمائیں جن کو لوگوں کے لئے آپ نے صحیح بخاری کی صورت میں پیش کیا۔ آپ نے ۶۲ سال عمر پائی اور ۵۶ھ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۔ صحیح مسلم کے مصنف کا نام کنیت ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری تھے آپ فہن پور کے رہنے والے تھے آپ کی ولادت ستہ میں ہوئی۔ آپ نے احادیث کے جمع کرنے کیلئے عراق۔ شام۔ مصر وغیرہ کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی صحیح کی کل احادیث تیرہ سو ہیں۔ آپ حضرت اہم بخاری کے شاگرد تھے۔ آپ نے اتوار کے روز۔ اور جمعہ کے روز کو وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۳۔ جامع ترمذی کے مصنف کا نام محمد بن عیسیٰ اور کنیت ابو عیسیٰ تھے آپ کے دادا کا نام "مس" تھا آپ کی پیدائش ۲۸۶ھ کو ہوئی آپ تہذیب کے رہنے والے تھے جو دریائے جیحون کے کنارے واقع ہے ترمذ شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ نے ترمذی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ستر برس عمر پائی اور سوموار کے دن ۱۳ ماہ ربیع الثانی کو وفات پائی۔ آپ بچپن ہی سے نابینا تھے۔

۴۔ سنن ابی داؤد کے مصنف کا نام سلیمان بن اشعث سجستانی تھا اور کنیت ابو داؤد۔ آپ کی ولادت ۲۰۲ھ کو ہوئی۔ آپ نے احادیث کے حصول کیلئے عراق۔ شام۔ خراسان وغیرہ کا سفر کیا۔ اور اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں ۴ ہزار احادیث جمع کیں۔ آپ نے بصرہ میں ۱۴ روال ۲۵۱ھ کو وفات پائی۔

۵۔ سنن نسائی کے مصنف کا نام احمد بن حنبل بن علی تھا اور کنیت ابو عبد اللہ تھے۔ آپ فہن بنی المذنب بہت پاکیزان تھے بروز جمعہ صبح سات بجے متلاشی ہوتے تھے اور دن ۱۰ شہر کے ہنے والے پھر راسخانی تھے آپ کی موت ماہ ربیع الثانی ۲۴۱ھ کو ہوئی اور چار برس قبل سن ۲۶۱ھ میں ۶۔ سنن ابن ماجہ کے مصنف کا نام محمد بن یزید بن ماجہ القروی تھا۔ اور آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھے۔ آپ کی ولادت

چاہیے کہ خلیفہ اپنے بیٹے کو خلافت کیلئے نامزد نہ کرے!

ایک استفسار کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ کی تشریح

فارسا نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ بعد العزیز کی سالار کی تفسیر
”برکات خلافت“ کے مندرجہ ذیل فقرات پر عرض تشریح پیش کئے تھے۔

”وہ نادان جو کہتا ہے کہ کسی بیٹے سے اس کو بیعت تم کھا کر کہہ دیں کہ میں کو میں تو یہ جائز ہی نہیں سمجھتا کہ باپ
کے بعد بیٹہ خلیفہ ہو۔ اہل اگر خدا تعالیٰ چاہے مامور کرے۔ تو یہ الگ بات ہے اور حضرت
عمرؓ کی طرح میرا بھی یہ عقیدہ ہے کہ باپ کے بعد بیٹہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیے“ (صفحہ ۱)

حضرت ایہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں مندرجہ ذیل حکایت تحریر فرمائی ہیں (ان کا اہل اطوار و انداز)

حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی تشریح

”یعنی باپ کو بیٹے کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کرنا چاہیے۔ جس طرح حضرت عمرؓ نے من
فرمایا۔ کیونکہ جو پانچ آدمی انہوں نے نامزد کئے تھے نہ کہ جماعت نے ان میں انکار کیا بھی تھا
اس لئے آپ نے فرمایا ایسے مشورہ میں شامل کرو خلیفہ دست بنانا پس معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کے
نزدیک، باپ اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد نہیں کر سکتا۔ مگر حضرت علیؓ نے اس کے خلاف کیا اور
اپنے بعد حضرت حسن کو خلیفہ نامزد کیا۔ میرا جہان حضرت علیؓ کی بجائے حضرت عمرؓ کے بیعت کی طرف
ہے۔ خود حضرت حسنؓ بھی مجھ سے مستثنیٰ نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بعد میں حضرت معاویہؓ کے
حق میں دستبرداری دے دی۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ باپ بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ بنا سکتا ہے تو کبھی
دستبردار نہ ہوتے۔ کیونکہ خلافت حق کا سچا وارث اور شاد مندی کے مطالبات میں ہے۔ مگر حضرت علیؓ
نے یہ عمل نہیں کیا۔ اس وقت حالات نہایت نازک تھے کیونکہ خدا پر نے ابدیت کی ہوئی تھی۔
اور دوسری طرف معاویہؓ اپنے لشکر و سمیت کھڑے تھے۔ انہوں نے ایک چھوٹی سی تبدیلی
کو بڑے دنا پر توجہ دی کیونکہ حضرت حسنؓ کے مستحق رسول اللہ علیہ السلام کی پیشگوئی
موجود تھیں۔ ممکن ہے حضرت علیؓ نے اور احتیاط کیا بھی کی ہوں جن سے مجبور مسلمانوں کے حق
کو محفوظ کر دیا ہو۔ گو مجھے اس وقت یاد نہیں۔ مرزا محمود احمدؒ ۸۹ (از الفضل ۵ ستمبر ۱۳۵۷ء)

استخارہ کے بغیر کوئی سفر حبس از نہیں

مقدس کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قل یتایھا الکفرین پڑھیں۔ یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملا لیں۔ جیسا کہ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورہ تلا کر تے ہیں۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ اخلاص پینے قل ھو اللہ احد ملا لیں اور پھر التحیات میں اخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں۔ کہ یا الہی میں تجھ سے کہتے صاحب فضل اور خیر ہے۔ اور قدرت ہے۔ اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے۔ اور میں قادر نہیں۔ سو یا الہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر میرے لئے مبارک ہے۔ میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام کے لئے اور اس میں کوئی شر نہیں تو یہ سفر میرے لئے میرے دے۔ از مکتوبات احمدیہ جلد ۵۔

رشتہ ناٹھ کیلئے اسلامی ہدایات

مقدس فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”ہماری قوم میں یہ ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں بلکہ حتی الوسع لینا ہی پسند نہیں کرتے۔ یہ برائے نیک اور نجات کا طریق ہے جو سر اسرا حکام شریعت کے برخلاف ہے۔ نبی آدم سب خدا تعالیٰ کے بند ہیں رشتہ ناٹھ میں طرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں۔ جو موجب فتنہ نہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(الحکمہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

کذب بیانی اور سچائی

فرمانِ سین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھیرایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَاَجْتَمِعُوا ذَلٰلًا** (میں نے جو کچھ چاہا وہی ہوا)۔ یعنی جوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلِذٰلِكَ** (میں نے جو کچھ چاہا وہی ہوا)۔ یعنی اے ایمان والو! انصاف اور راستی پر قائم رہو۔ اور سچے گواہیوں کو پیش آدا کرو۔ اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا غرر پہنچے۔ یا تمہارے مال باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھادیں۔ اور اللہ ان کو حصہ دے گا۔

باہمی تعاون سے ملک کو ترقی دینے کی کوشش کیجئے

تمام پاک ستانیوں کو مساوی حقوق و مراعات حاصل ہیں۔ (قائد اعظم)

”اگر ہم اس مملکتِ عظیم یعنی پاکستان کو خوش بخت و خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ہم کو اپنی تمام تر توجہ اہل ملک اور اہل ملک میں سے بالخصوص عوام اور مفلوک الحال طبقہ کی حالت کو بہتر بنانے پر صرف کرنا ہوگی۔ اگر آپ تمام پچھلی تلخیوں کو بھلا کر اور ماضی کو فراموش کر کے باہمی تعاون سے کام لیں گے تو آپ کی کامیابی یقینی ہے۔ اگر آپ ماضی پر عمل کرتے ہوئے باہم ایک دوسرے کو اس جذبے کے تحت کام کریں کہ آپ میں سے ہر ایک اس بات کی پرواہ کرے بغیر کہ وہ کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے یا یہ کہ ماضی میں اسکے دوسروں کی کیا تعلقات کیسے تھے یا یہ کہ اسکی اپنی ذات رنگ اور نسل کیا ہے، یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرے کہ وہ اول و آخر ایک ایسی ریاست کا شہری ہے جہاں اسے دوسروں کی ساتھ مساوی حقوق و مراعات و فرائض حاصل ہیں تو پھر آپ کی ترقی کبھی ختم نہیں ہوگی۔“ (اگر آپ کو قائد اعظم کی تقریر)

وفات مسیح ناصری علیہ السلام

آخری آقا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو فوت ہوئے) میں بیان فرمائی،
میں یہ کہتا ہوں کہ اگر دجی والا ہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا منہ قبول نہیں کرتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ
میں۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ درانی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک، دوسرے کی دشمن اور خون
کی پیاسی ہیں) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس
بات کے قائل ہیں کہ مسیح علیہ السلام پھر دیا گیا۔ پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔ تو اس سے
جو بات ثابت ہو اسکو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی کہ ایک شخص کو دنیا پر
معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھایا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت
کرنی پڑی، تو انہیں غار میں پناہ دی۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عیسیٰ میں کیا خصوصیت تھی جو اسے
آسمان پر چڑھایا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنت اللہ و ولوی کرتا ہے۔ بار ثبوت اسی کے ذمہ ہے۔
ہم تو قرآن شریف میں یہی پڑھتے ہیں کہ عیسیٰ فوت ہو چکا۔ تو فی کے معنی مجسم صغریٰ اٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے
جاتے۔ میں نے تلاش کر کے دیکھا ۲۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں تو فی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنی موت
کے ہیں پس خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت لفظ نہیں سن سکتے۔
کوئی طالب ہو تو اس کے لئے یہی کافی ہے۔ جو شخص محض ضد سے کام لیتا ہے میں اسکو دیکھتے ہی شفاوت کی
بدلو آجاتی ہے ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سن لو جس بات پر مجھ جتنے
قائم کیا ہے اور اپنی متواتر دی سے اطلاع دی ہے۔ وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ
ایسا گندہ ہے کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہو چکا۔ ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ
تعالیٰ نے فرما اسکی تردید کی کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم پس ایسا ہی زندہ
آسمان پر موجود ہونے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان
کی تا عیسیٰ کسی بات میں وحدہ لا شریک نہ تھیرے۔

تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے
ایسا ہی تم عیسیٰ موسیٰ کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں
اگر اسلام میں دجی الہام کا سلسلہ نہیں تو اسلام مر گیا۔ (اذا اخبار بد ۲ جون ۱۹۰۵ء)

رجوع الی اللہ کا گُر

”اس بات پر یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے مدام ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کی کم درجہ خدا کا رحم و کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام تَوَاب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع و رحمت کرے۔ (الحکم ۲۲ ستمبر ۱۹۵۲ء)

روزہ کیا ہے؟

روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے بتکل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بد نصیب ہے وہ شخص جسکو جسمانی روٹی ملی، مگر اپنے روحانی روٹی کی پردہاء نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوتی تیز ہوتی ہے۔ (از معنویات ۴)

بیعت کے الفاظ

حضرت فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود رحمہ اللہ علیہ مسیح اثانی ایہ اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیعت لیتے ہیں:

(ہاتھ میں ہاتھ دیکھ کر) (کے لئے کر)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اس کے بعد

آج میں احمدی سلسلہ میں محمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اُنہ بھی تمام گناہوں سے بچنے کا کوشش کرتا ہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ شرک نہیں کر دنگا اسلام کے تمام احکام کو بجالانے کے لئے نیتا ہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کر دنگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعائی پرایان رکھوں گا۔ جو تم نیک کلام بتاؤ گے میں تمہاری فرمانبرداری کر دنگا۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْذُّبُ إِلَيْهِ

رَبِّ رَأَيْتُ ظَلَمْتُ نَفْسِي دَاخِرًا وَبَاطِنًا غَفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ

لے بہ تمام حاضرین کے ساتھ اگلے سنے دعا کرتے ہیں۔ پیشتر

بعض اردو الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

- ۱۔ مبارک نہ آدمی جو اس دروازے سے داخل ہو۔
- ۲۔ خدا دو سلمان فریق میں ایک کو کاپڑ چھڑکا کر ہے
- ۳۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھلا گیا ہے۔
- ۴۔ رب جنانوں کو جوڑنے زمین پر میں بھیج کر دو۔
- ۵۔ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے بغیر قبول کرتا ہوں
- ۶۔ خدا تیری ساری مرادیں پوری کرے گا۔
- ۷۔ کافران خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں پہنچا دینگا۔
- ۸۔ کئی بھاری دشمنوں کے گم دریاں جو جادیں گے۔
- ۹۔ ان شہر وں کو دیکھ کر دنا آئے گا۔
- ۱۰۔ زبردست نشانوں کیساتھ تیری جی ہوگی۔
- ۱۱۔ ہر برکت بخش سزا میں دی گئیں۔
- ۱۲۔ ہزاروں آدمی تیرے پر دل کیسے نیچے ہیں۔
- ۱۳۔ اسے میرے اہل بیت خدا نہیں شر سے محفوظ رکھے۔
- ۱۴۔ جو غم غم الیہا ہو گا کشر واک واک واک میں کم ہوتے جادینگے
- ۱۵۔ بادشاہ وقت پر جو تیرے اسی تیرے وہ آپ بار جالوے
- ۱۶۔ صحن میں نمایاں ہیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔
- ۱۷۔ لاکھوں ان بوی کو نہ والا کر دوں گا۔
- ۱۸۔ ایسا آسمان ہے بعض میں کپڑے جالینگے اور بعض چھڑے جالینگے
- ۱۹۔ مذہبی کے فتنے سے دور جا پڑے ہیں۔
- ۲۰۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کیساتھ ہوں۔
- ۲۱۔ مبارک جو مبارک سمائی تائید میں ہم سے ساتھ ہیں۔
- ۲۲۔ آسمان سے بہت درد دھارت ہے محفوظ رکھو۔
- ۲۳۔ میں بچاؤں یا ساتھ اور نشان دکھلاؤنگا۔
- ۲۴۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔
- ۲۵۔ دلیا مائے سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔
- ۲۶۔ تیری عاجزانہ واپس اسکو پسند آئیں۔
- ۲۷۔ الہی میرے کہ تیری ہوا تیری نصرت اور تیرا مال ہے۔
- ۲۸۔ یہ میں اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔
- ۲۹۔ پھر ایک فتنہ ہر مذہب کے سلام کی طرف زد کریں تھر رجوع ہو گا۔
- ۳۰۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔
- ۳۱۔ آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام دیکھنا وہی غلام ہے۔
- ۳۲۔ آسمان سے کئی تخت اتارے پر تیرا تخت رہے اور کھایا گیا
- ۳۳۔ مسنونہ کو کہہ کر چائے رہا سب کام دکھلایا وقت آیا ہے
- ۳۴۔ میں اپنی چکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت ثانی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔
- ۳۵۔ ہر ترازو تیز تر ہو گا میرے جو تیری تلواریں سے پاس ہے۔
- ۳۶۔ انھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا فائدہ دیکھیں۔
- ۳۷۔ اسی بیا سپر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔
- ۳۸۔ میں اس پر رسول اللہ وقت ہو چکا ہے اس کے رنگ میں کو کر دے
- ۳۹۔ میرے دشمن خاک ہو گئے۔
- ۴۰۔ ہے کشن درد و کوہاں تیری جہا گیت میں لکھی گئی ہے
- ۴۱۔ میں غلام کو ذلیل و رسوا کر دینگا اور دلہنے ماتہ کاٹنے گا۔
- ۴۲۔ قدرت کے دروازے کھلے ہیں نیکی کے لئے اس کے حکام کو پورا کرنا
- ۴۳۔ فضل الرحمن نے دروازہ کھول دیا ہے۔
- ۴۴۔ اسے آگے فرشتہ پہنچے رہے ہیں۔
- ۴۵۔ میں تیری جہا گیت تیری ہی فریق میں شخص کو قائم کر دینگا اور
- ۴۶۔ اس کو اپنے قرائن سے محفوظ رکھوں گا اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کر دینگا۔

(مجازی پریس لاہور باخدا حافظ علی حسین پریس لاہور) ۵ دہلہ سے ۱۹۰۷

۱۹۰۷ء کو لکھی گئی